سپارہ ١٣
الجزء الثالث عشر

وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي ۚ إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيٓ ۚ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥٣﴾

۵۳۔ میں اپنے نفس کو پاک نہیں قرار دیتا کیونکہ (انسانی) نفس تو بُرائی پر اُبھارتا ہی رہتا ہے مگر اس صورت میں (وہ محفوظ رہتا ہے) کہ کسی پر میرا رب رحم کرے۔ میرا رب یقیناً حفاظت کرنے والا، بار بار رحم کرنیوالا ہے۔

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي ۖ فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ﴿٥٤﴾

۵۴۔ اور بادشاہ نے کہا: اُسے میرے پاس لے آؤ میں اُسے اپنے لیے مخصوص کر لوں۔ پھر جب (یوسفؑ آئے اور بادشاہ نے) اُن سے گفتگو کی (تو ہر طرح مطمئن ہو گیا اور) کہا: آج کے دن (سے) تم ہمارے ہاں نمایاں طور پر قدر و منزلت والے اور قابل اعتماد شمار ہو گے۔

قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ ۖ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ ﴿٥٥﴾

۵۵۔ (یوسفؑ نے) کہا! (اگر کوئی عہدہ دینا ہی ہے تو) مجھے ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیجئے۔ کیونکہ میں (اُن کی) حفاظت کرنے والا خوب آگاہ ہوں۔

وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ ۚ نُصِيبُ

۵۶۔ اس طرح ہم نے یوسفؑ کو ملک میں نمایاں طور پر قدر و منزلت بخشی۔ وہ اُس (مملکت) میں جہاں چاہتا اپنے لئے موزوں جگہ بنانے کا اختیار رکھتا تھا۔ ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت سے حصہ

بِرَحۡمَتِنَا مَن نَّشَآءُ ۖ وَلَا نُضِيعُ أَجۡرَ ٱلۡمُحۡسِنِينَ ﴿٥٦﴾

دیتے ہیں اور اعلیٰ درجہ کے اعمال بجالانے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

وَلَأَجۡرُ ٱلۡأٓخِرَةِ خَيۡرٌ لِّلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَكَانُواْ يَتَّقُونَ ﴿٥٧﴾ ع 7/8 1

۵۷۔ جو لوگ ایمان لائے، برائیوں سے بچتے رہے اُن کیلئے آخرت کا صلہ بڑھ کر ہو گا۔

وَجَآءَ إِخۡوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُواْ عَلَيۡهِ فَعَرَفَهُمۡ وَهُمۡ لَهُۥ مُنكِرُونَ ﴿٥٨﴾

۵۸۔ پھر (ایسا ہوا کہ قحط کے سالوں میں) یوسفؑ کے بھائی (بھی کنعان سے مصر میں) آئے اور اُن سے ملے تو اُنہوں نے اُنہیں پہچان لیا، جب کہ وہ اُن سے ناآشنا تھے۔

وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمۡ قَالَ ٱئۡتُونِي بِأَخٖ لَّكُم مِّنۡ أَبِيكُمۡۚ أَلَا تَرَوۡنَ أَنِّيٓ أُوفِي ٱلۡكَيۡلَ وَأَنَا۠ خَيۡرُ ٱلۡمُنزِلِينَ ﴿٥٩﴾

۵۹۔ جب اُنہوں نے اُنہیں اُن کا سامان دے کر (واپسی کیلئے) تیار کر دیا تو کہا: (آئندہ آؤ تو) اپنے بھائی کو بھی جو تمہارے باپ کی طرف سے ہے ہمراہ لانا، دیکھتے نہیں ہو کہ میں ماپ بھرپور دیتا ہوں اور مہمان نوازوں میں سے بہترین (مہمان نواز بھی) ہوں۔

فَإِن لَّمۡ تَأۡتُونِي بِهِۦ فَلَا كَيۡلَ لَكُمۡ عِندِي وَلَا تَقۡرَبُونِ ﴿٦٠﴾

۶۰۔ لیکن اگر تم اُسے میرے پاس نہ لائے تو (سمجھا جائے گا کہ تم نے غلط کہا کہ ہمارا ایک اور بھائی بھی ہے اس وجہ سے) تمہیں میری طرف سے (غلے کا) نہ کوئی ماپ ملے گا اور نہ تم میرے قریب جگہ پاؤ گے۔

قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ﴿٦١﴾

٦١۔ اُنہوں نے کہا: ہم ضرور اُس کے متعلق اُس کے والد کے ارادے کو پھیریں گے اور ہم (یہ) کر گزرنے والے ہیں۔

وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٦٢﴾

٦٢۔ اور (یوسفؑ) نے اپنے جوانوں سے کہا اُن کا سرمایہ بھی اُن کے سامان میں رکھ دو۔(مقصد یہ تھا) کہ جب وہ واپس اپنے گھر والوں کے پاس پہنچیں تو شاید اس (احسان) کے شناسا ہوں اور شائد وہ (اسی وجہ سے) پلٹ کر آئیں۔

فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٦٣﴾

٦٣۔ پھر جب وہ اپنے والد کے پاس لوٹ کر گئے تو کہا: اے ہمارے باپ !(اگر ہم اپنے بھائی بن یامین کو نہ لے گئے تو آئندہ کیلئے غلے کا ماپ) ہم سے روک لیا گیا ہے اس لیے (آئندہ) ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھی بھیجئے تاکہ ہم (غلہ) ماپ (کرا کے) لے سکیں اور ہم یقیناً اُس کے محافظ ہیں۔

قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنْتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ ۖ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿٦٤﴾

٦٤۔ (یعقوبؑ نے) کہا، کیا میں اُس کے متعلق تمہارا اُسی طرح اعتبار کروں جس طرح اب سے پہلے اُس کے بھائی کے متعلق اعتبار کر چکا ہوں، اللہ ہی بہتر محافظ ہے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي ۖ هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ۖ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ﴿٦٥﴾

٦٥۔ اور جب اُنہوں نے اپنا سامان کھولا تو دیکھا کہ اُن کا سرمایہ بھی اُنہیں واپس کر دیا گیا ہے (تب) اُنہوں نے کہا: ہمارے باپ! (اس سے بڑھ کر اور) ہمیں کیا چاہیے۔ یہ ہمارا سرمایہ بھی ہمیں واپس کر دیا گیا ہے۔ اب (اگر ہمارا بھائی بھی ہمارے ساتھ جائے گا تو) ہم اپنے اہل کے لیے غلہ لائیں گے، اپنے بھائی کی حفاظت بھی کریں گے اور ایک بار شتر (غلہ) بھی زیادہ لے لیں گے، (غلے کا) یہ ماپ (جو ہم اب لائے ہیں ہماری ضروریات سے) کم ہے۔

قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ ۖ فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿٦٦﴾

٦٦۔ (یعقوبؑ نے) کہا: میں اُسے ہر گز تمہارے ساتھ نہیں بھیجوں گا۔ یہاں تک کہ اللہ کو درمیان میں رکھ کر میرے ساتھ پختہ اقرار کرو کہ اُسے ضرور میرے پاس (واپس) لے آؤ گے۔ اِلاّ یہ کہ خود تم ہی کسی مصیبت میں گھیر لیے جاؤ۔ جب اُنہوں نے اُن سے پختہ اقرار کر لیا تو اُنہوں نے کہا: ہمارے اس قول و قرار پر اللہ ہی نگہبان ہے۔

وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ ۖ وَمَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ

٦٧۔ اور اُنہوں نے (اُنہیں روانگی کے وقت) کہا: اے میرے بیٹو! (مصر پہنچ کر شہر میں) سب کے سب ایک ہی دروازے سے نہ جانا، الگ الگ دروازوں سے جانا، اور اللہ کے مقابلے میں میں

اللّٰهِ مِنۡ شَيۡءٍ ؕ إِنِ الۡحُكۡمُ إِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ ۚ وَعَلَيۡهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُتَوَكِّلُونَ ﴿٦٧﴾

تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا۔ حکم صرف اللہ ہی کا ہے۔ اسی پر میں نے توکل کیا ہے، اور تمام توکل کرنے والوں کو اُسی پر توکل کرنا چاہیئے۔

وَلَمَّا دَخَلُوا مِنۡ حَيۡثُ أَمَرَهُمۡ أَبُوهُمۡ مَا كَانَ يُغۡنِي عَنۡهُمۡ مِنَ اللّٰهِ مِنۡ شَيۡءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفۡسِ يَعۡقُوبَ قَضَاهَا ۚ وَإِنَّهُ لَذُو عِلۡمٍ لِمَا عَلَّمۡنَاهُ وَلٰكِنَّ أَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُونَ ﴿٦٨﴾

۶۸۔ پھر جب وہ (مصر میں) اسی طریق کے مطابق داخل ہوئے جس کا اُن کے باپ نے حکم دیا تھا (تو یعقوبؑ کا منشا پورا ہوگیا) اور وہ اللہ کے مقابل اُن کے کچھ بھی کام نہ آ سکتا تھا۔ ہاں یعقوبؑ کے دل میں ایک خواہش تھی (کہ بہت سے نوجوانوں کے اس طرح شہر میں گھسنے پر وہ کسی شبہے کا شکار نہ ہو جائیں، اور بن یامین کو یوسفؑ سے ملنے کا شائد موقع مل جائے) جسے اُس نے (یوں) پورا کیا اور اس لیے کہ ہم نے اُسے علم دیا تھا (توکل و تدبیر کے درمیان توازن کا) وہ علم رکھتا تھا، لیکن بہت سے لوگ یہ علم نہیں رکھتے۔

ع 8 11 2

وَلَمَّا دَخَلُوا عَلٰى يُوسُفَ آوٰى إِلَيۡهِ أَخَاهُ ۖ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبۡتَئِسۡ بِمَا كَانُوا يَعۡمَلُونَ ﴿٦٩﴾

۶۹۔ جب وہ یوسفؑ سے ملے تو اُنہوں نے اپنے بھائی کو عافیت کی جگہ دی (اور) کہا میں تمہارا بھائی (یوسفؑ) ہوں۔ سو ان (دوسرے بھائیوں) کے اعمال سے دل شکستہ نہ ہو۔

فَلَمَّا جَهَّزَهُمۡ بِجَهَازِهِمۡ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحۡلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ

۷۰۔ اور جب اُنہوں نے اُنہیں اُن کا سامان دیکر واپسی کیلئے تیار کر دیا تو (کسی نے) پانی پینے کا

مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ﴿۷۰﴾

(شاہی) برتن اُس کے بھائی کے سامان میں رکھ دیا۔ پھر (ایسا ہوا کہ) کسی اعلان کرنے والے (اہلکار) نے اعلان کیا۔ اے غلہ بردار قافلے والو! تم تو چور ہو۔

قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِمْ مَاذَا تَفْقِدُونَ ﴿۷۱﴾

۷۱۔ اُنہوں نے اُن (اہلکاروں) کی طرف متوجہ ہو کر کہا: کیا چیز گم پاتے ہو۔

قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ﴿۷۲﴾

۷۲۔ اُنہوں نے کہا: ہم غلہ ماپنے کا شاہی پیمانہ گم پاتے ہیں، جو شخص وہ (تلاش کرکے) لاوے گا تو وہ ایک بارِ شتر (غلہ کے انعام) کا مستحق ہوگا اور میں اس کا ضامن ہوں۔

قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ﴿۷۳﴾

۷۳۔ اُنہوں نے کہا! اللہ کی قسم! تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ ہم اس ملک میں فساد کرنے کیلئے تو نہیں آئے اور نہ ہم کوئی (پیشہ ور) چور ہی ہیں۔

قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ ﴿۷۴﴾

۷۴۔ (اہلکاروں نے) کہا: اور اگر تم جھوٹے (ثابت) ہوئے تو اس (چوری) کی کیا سزا ہوگی۔

قَالُوا جَزَاؤُهُ مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ اُنہوں نے کہا: اس کی سزا یہ ہے کہ جس شخص کے سامان میں وہ (برتن) پایا جائے وہ خود اس کا بدلہ ہے (خود اُسے ہی اس سزا میں رکھ لیا جائے) ہم اسی طرح ظالموں کو سزا دیا کرتے ہیں۔

فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ
ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ ۚ
كَذَٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ ۖ مَا كَانَ
لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ
يَشَاءَ اللَّهُ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ
نَشَاءُ ۗ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ
﴿٧٦﴾

٧٦۔ تب اُس (اعلان کرنے والے اہلکار) نے اُن کے بھائی کے شلیتے سے پہلے اُن (دوسروں) کے شلیتوں کی (تلاشی) شروع کی۔ پھر اُس کے بھائی کے شلیتے (کی تلاشی لی اور اس میں برتن پا کر اُس) میں سے اُسے برآمد کر لیا۔ اس طرح ہم نے یوسف کیلئے (اپنے بھائی کو پاس رکھنے کا) ارادہ کیا (ورنہ) وہ شاہی قانون کے رو سے اللہ کی مشیت کے بغیر، اپنے بھائی کو روک نہیں سکتا تھا۔ ہم جسے چاہتے ہیں درجات میں بلند کر دیتے ہیں (یہ یوسف کے درجے کی بلندی تھی کہ اُس کیلئے اللہ نے یہ ارادہ کیا) اور ہر علم والے کے اُوپر کامل علم والا (خدائے برتر موجود) ہے۔

قَالُوا إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ
مِنْ قَبْلُ ۚ فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ
وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ أَنْتُمْ شَرٌّ
مَكَانًا ۖ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ
﴿٧٧﴾

٧٧۔ اُنہوں نے کہا: اگر اس نے چوری کی ہے تو (کچھ تعجب نہیں کیونکہ اس سے) پہلے اس کا بھائی بھی چوری کر چکا ہے، اور یوسفؑ نے (اُن کی) اس (بات) کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھا اور اُن پر ظاہر نہ کیا (ہاں اتنا) کہا: تم خانہ خراب لوگ ہو اور جو تم بیان کر رہے ہو اس (کے جھوٹ ہونے) کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٧٨﴾

٧٨۔ اُنہوں نے کہا: اے عزیز! اس کا والد بہت بوڑھا ہے اس لیے اس کی جگہ ہم میں سے کسی ایک کو روک لیجئے ہم آپ کو محسنوں میں سے پاتے ہیں۔

قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَأْخُذَ إِلَّا مَنْ وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ إِنَّا إِذًا لَظَالِمُونَ ﴿٧٩﴾ ع 9 11 3

٧٩۔ اُنہوں نے کہا: اس بات سے اللہ کی پناہ کہ جس کے پاس ہم نے اپنا سامان پایا اُس کے سوا کسی اور کو پکڑیں۔ اس صورت میں تو ہم ظالموں میں سے ہوں گے۔

فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا ۖ قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِي يُوسُفَ ۖ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿٨٠﴾

٨٠۔ جب وہ اُس سے بالکل مایوس ہو گئے تو مشورے کیلئے علیحدگی میں چلے گئے (اور) اُن میں سے ایک بڑے اور اہمیت کے حامل (بھائی) نے کہا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے باپ نے اللہ کو درمیان میں ڈال کر تم سے پختہ اقرار لیا تھا اور اس سے پہلے یوسفؑ کے معاملے میں تم سے تقصیر ہو چکی ہے، سو میں تو یہ ملک ہرگز نہیں چھوڑوں گا تاآنکہ میرا باپ مجھے اجازت دے یا اللہ میرے متعلق کوئی فیصلہ کرے، اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں میں سے بہتر (فیصلہ کرنے والا) ہے۔

ارْجِعُوا إِلَىٰ أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا

٨١۔ اپنے باپ کے پاس واپس جاؤ اور کہو: اے ہمارے باپ! آپ کے بیٹے نے چوری کی ہے (ہم نے اُسے چوری کرتے دیکھا نہیں) لیکن جو بات

عَلِمۡنَا وَمَا كُنَّا لِلۡغَيۡبِ حَافِظِينَ ﴿٨١﴾

ہمارے علم میں آئی ہے وہی ہم نے کہی ہے اور ہم ((اپنی) نظر سے پوشیدہ بات کے محافظ نہ تھے۔

وَاسۡأَلِ الۡقَرۡيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالۡعِيرَ الَّتِي أَقۡبَلۡنَا فِيهَا ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٨٢﴾

۸۲۔اور آپ (بے شک) اُن لوگوں سے دریافت کر لیجئے جن میں ہم تھے اور اس غلہ لانے والے قافلے سے بھی جس کے ساتھ ہم (واپس) آئے ہیں اور ہم بالکل سچے ہیں۔

قَالَ بَلۡ سَوَّلَتۡ لَكُمۡ أَنفُسُكُمۡ أَمۡرًا ۖ فَصَبۡرٌ جَمِيلٌ ۖ عَسَى اللَّهُ أَن يَأۡتِيَنِي بِهِمۡ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الۡعَلِيمُ الۡحَكِيمُ ﴿٨٣﴾

۸۳۔ (چنانچہ اُنہوں نے واپس پہنچ کر جب اپنے باپ سے یہ سب باتیں کہہ دیں تو) اُنہوں نے کہا: نہیں (یہ بات درست نہیں) بلکہ تمہارے نفسوں نے ایک (اور بُری) بات تمہیں اچھی کر کے دکھائی ہے۔اب صبر ہی بہتر ہے۔اللہ (کے فضل سے) بعید نہیں کہ اُن سب کو میرے پاس لے آئے۔یقیناً وہی ہے جو کامل طور پر آگاہ ، بڑی حکمت والا ہے۔

وَتَوَلَّىٰ عَنۡهُمۡ وَقَالَ يَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ وَابۡيَضَّتۡ عَيۡنَاهُ مِنَ الۡحُزۡنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ﴿٨٤﴾

۸۴۔اور اُنہوں نے اُن کی طرف سے رخ پھیر لیا اور کہا: ہائے یوسفؑ کی طرف سے میرا غم اندوہ، اور غم کی بیقراری کی وجہ سے اُن کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور وہ غم کو دبائے رکھنے والے تھے۔

قَالُوا تَاللَّهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتَّىٰ تَكُونَ حَرَضًا أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ ﴿٨٥﴾

۸۵۔ اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ یوسفؑ کا ذکر کرتے ہی چلے جائیں گے۔ یہاں تک کہ بیمار پڑ جائیں یا ہلاک ہونے والوں میں سے ہو جائیں۔

قَالَ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨٦﴾

۸۶۔ اُنہوں نے کہا: میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد صرف اللہ سے کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِنْ يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ ﴿٨٧﴾

۸۷۔ میرے بیٹو! جاؤ اور یوسفؑ اور اُس کے بھائی کو اچھی طرح تلاش کرو، اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، اللہ کی رحمت سے کافر لوگوں کے سوا کوئی مایوس نہیں ہوتا۔

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ ﴿٨٨﴾

۸۸۔ پھر جب وہ (یوسفؑ کے پاس مصر پہنچے اور) اُس سے ملے تو کہا: اے عزیز! ہم اور ہمارے گھر والے (معاش) کی تنگی سے دوچار ہیں اور ہم ناقابل قبول بالکل تھوڑا سا سرمایہ لے کر آئے ہیں۔ سو (غلے کا) پورا ماپ دیجئے اور ہمیں خیرات بھی دیں۔ اللہ خیرات دینے والوں کو جزا دیتا ہے۔

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ ﴿٨٩﴾

۸۹۔ اُنہوں نے کہا: کیا تمہیں (اپنا وہ سلوک) یاد ہے جو تم نے یوسفؑ اور اُس کے بھائی سے روا رکھا

تھا، جب تم (اپنے فعل کی بُرائی سے) ناواقف تھے۔

قَالُوا أَإِنَّكَ لَأَنتَ يُوسُفُ ۖ قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهَٰذَا أَخِي ۖ قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا ۖ إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٩٠﴾

۹۰۔ وہ (چونک کر) بولے: کیا آپ! ہاں آپ ہی یوسف ہیں۔ اُنہوں نے کہا: میں ہی یوسفؑ ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ اللہ نے ہم پر احسان کیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ جو تقویٰ اختیار کرتا، اور صبر کرتا ہے تو اللہ ایسے اچھے اعمال بجا لانے والوں کا اجر ضائع نہیں کیا کرتا۔

قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِن كُنَّا لَخَاطِئِينَ ﴿٩١﴾

۹۱۔ اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ نے آپ کو ہم پر برتری دی ہے اور ہم ہی خطاکار ہیں۔

قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿٩٢﴾

۹۲۔ اُنہوں نے کہا: آج (سے) تم پر (میری طرف سے) کوئی ملامت بھی نہیں ہو گی۔ اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٣﴾ ع 10/14

۹۳۔ یہ میرا قمیض لے جاؤ اور اسے میرے باپ کے سامنے رکھ دو وہ یقین کرلیں گے اور اپنے سب اہل وعیال کو میرے پاس لے آؤ۔

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ ﴿٩٤﴾

۹۴۔ اور جب قافلہ (مصر سے کنعان کیلئے) روانہ ہوا تو اُن کے والد نے (کنعان میں) کہا: اگر تم میری رائے کو کمزور اور غلط قرار نہ دو (تو میں تمہیں بتاؤں) کہ مجھے تو (میرے) یوسفؑ کی خوشبو آرہی ہے۔

قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ ﴿٩٥﴾

۹۵۔ (گھر کے لوگوں نے) کہا: اللہ کی قسم! آپ تو اپنی اُسی پُرانی محبت میں مبتلا ہیں۔

فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾

۹۶۔ پھر جب بشارت لانے والا (یعقوبؑ کے پاس) پہنچا اور اس نے وہ (قمیض) اُن کے سامنے رکھ دیا تو وہ صاحبِ بصیرت ہو گئے (اور) اُنہوں نے کہا: کیا میں تم سے کہتا نہ تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ﴿٩٧﴾

۹۷۔ اُنہوں نے کہا: ہمارے باپ! ہمارے لیے ہمارے گناہوں کی معافی مانگئے۔ یقیناً ہم ہی خطاکار تھے۔

قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٩٨﴾

۹۸۔ اُنہوں نے کہا: میں اپنے رب سے ضرور تمہارے لیے معافی کی درخواست کروں گا، یقیناً وہی بہت حفاظت کرنے والا، بار بار رحم کرنے والا ہے۔

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ﴿٩٩﴾

۹۹۔ پھر جب وہ سب یوسفؑ سے ملے تو اُنہوں نے اپنے والدین کو اپنے پاس عافیت کی جگہ دی اور کہا: اب شہر میں چلو، اگر اللہ نے چاہا تو ہمیشہ باامن رہو گے۔

وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ۚ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿١٠٠﴾

۱۰۰۔ اور اپنے والدین کو شاہی مجلس میں لے گئے اور سب اُس کی وجہ سے (اللہ کے حضور) سجدہ ریز ہو گئے، (یوسف نے) کہا: میرے پیارے باپ! یہ میری پہلے سے دیکھے ہوئے رُؤیاء کی تعبیر ہے۔ میرے رب نے اس (رُؤیاء) کو پورا کر دیا ہے۔ اُس نے مجھ پر احسان کیا جب مجھے قید خانہ سے نکالا اور آپ کو بادیہ سے لایا (اور یہ سب کچھ) اس کے بعد (ہوا) کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان بگاڑ پیدا کر دیا تھا۔ میرا رب جو بات چاہے اُسے باریک تدبیر سے کرتا ہے۔ وہی کامل علم والا، بڑی حکمت والا ہے۔

رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِي

۱۰۱۔ میرے رب! آپ نے مجھے حکومت کا ایک حصہ عطا کیا ہے اور آپ نے ہی مجھے (الٰہی) باتوں کی حقیقت کا علم بخشا ہے۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! آپ ہی دنیا اور آخرت میں میرے مددگار ہیں۔ مجھے کامل فرمانبرداری کی حالت میں وفات دینا اور صالحین کے ساتھ ملا دینا۔

مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿۱۰۱﴾

ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۖ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ﴿۱۰۲﴾

۱۰۲۔ (اے نبی کامل!) یہ (بیان کوئی قصہ کہانی نہیں بلکہ) غیب کی عظیم الشان خبروں کا ایک حصہ ہے جو ہم نے بذریعہ وحی تمہیں بتائی ہیں اور تم اُن (۔اپنے دشمنوں) کے پاس نہ تھے جب اُنہوں نے (تمہارے خلاف) گٹھ جوڑ اور عزم کر لیا تھا اور وہ (اب بھی) باریک تدبیریں کر رہے ہیں۔

وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿۱۰۳﴾

۱۰۳۔ اور خواہ تم کتنا ہی چاہو بہت سے لوگ ہر گز ایمان لانے والے نہیں۔

وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿۱۰۴﴾

ع 11 11 5

۱۰۴۔ حالانکہ تم اُن سے اس (تعلیم) پر کوئی صلہ نہیں مانگتے ۔یہ (قرآن مجید) تو تمام قوموں کیلئے موجبِ شرف ہے۔

وَكَأَيِّن مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ﴿۱۰۵﴾

۱۰۵۔ آسمانوں اور زمین میں بُہت سے نشانات موجود ہیں جن پر سے یہ لوگ اعراض کرتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔ اور اُن میں سے بُہت سے لوگ اللہ پر بھی ایمان نہیں لاتے مگر اس حالت میں کہ مشرک ہوتے ہیں۔

أَفَأَمِنُوا أَن تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللَّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٠٧﴾

١٠٧۔ تو کیا وہ اس بات سے نڈر ہو گئے ہیں کہ اللہ کے عذاب میں سے کوئی بھاری مصیبت اُن پر آپڑے یا اچانک اُن پر وہ (عذاب کی) گھڑی آجائے اور وہ بے خبری میں پڑے ہوں۔

قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٠٨﴾

١٠٨۔ کہہ دیجئے! میرا تو یہ راستہ ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، میں اور جنہوں نے میری اتباع کی ہے یقین پر قائم ہیں اور (میرا ایمان ہے کہ) اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِم مِّنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ ۗ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۗ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَوْا ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٠٩﴾

١٠٩۔ اور تم سے پہلے بھی بستیوں کے رہنے والے اعلیٰ درجے کے مردوں ہی کو ہم نے بھیجا تھا جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے، تو کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں تا دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے اُن کا انجام کیسا کچھ ہو چکا ہے، اور آخرت کا گھر تو اُن ہی لوگوں کیلئے بہتر ہے جو (انکار و بد عملی سے) بچتے ہیں، تو کیا تم (ان باتوں سے) نہیں رکو گے۔

حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا

١١٠۔ (پہلے رسولوں کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوتا رہا ہے کہ وہ مدتوں تبلیغ کرتے رہے) اور جب رسول (اپنی قوم کے ایمان لانے سے) مایوس ہو گئے اور لوگوں نے یقین کر لیا کہ اُن سے (وحی والہام کے

فَنُنَجِّيَ مَنْ نَشَاءُ ۖ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا
عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١١٠﴾

نام پر) جھوٹی باتیں کہی جا رہی تھیں تو اُن (رسولوں) کے پاس ہماری مدد آ پہنچی اور جنہیں ہم (بچانا) چاہتے تھے انہیں بچا لیا گیا اور قطع تعلق کرنے والے لوگوں سے ہمارا عذاب نہیں ہٹایا جاتا۔

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي
الْأَلْبَابِ ۗ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ
وَلَٰكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ
وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى
وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿١١١﴾ ع 12 7 6

۱۱۱۔ ان (پہلے) لوگوں کے ذکر میں پاکیزہ عقل والوں کیلئے بڑی عبرت ہے۔ یہ (قرآن مجید) کوئی جی سے گھڑی ہوئی بات نہیں بلکہ اُس (کلام) کی تصدیق ہے جو اس سے پہلے آ چکا ہے اور (اس میں) ہر چیز کی تفصیل ہے اور یہ اُن لوگوں کیلئے موجب ہدایت و رحمت ہے جو ایمان لاتے ہیں۔

(13) سُورَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کا نام لے کر جو بے حد رحمت والا، بار بار رحم کرنے والا ہے

(میں سورۃ الرّعد پڑھنا شروع کرتا/کرتی ہوں)۔

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ ۗ وَالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١﴾

۱۔ الٓمّٓرٰ (۔میں اللہ خوب جانتا ہوں اور دیکھتا ہوں) یہ ایک کامل کتاب کی آیتیں ہیں اور جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ حق و حکمت سے بھرا ہوا ہے لیکن بہت سے لوگ پھر بھی (اس پر) ایمان نہیں لاتے۔

اللّٰهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ۚ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ﴿٢﴾

۲۔ وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں کو ایسے سہاروں کے بغیر جو تمہیں نظر آتے ہوں بلند کیا ہے، نیز وہ (حکومت کے) عرش پر متمکن ہے اور اُس نے سورج اور چاند کو بے مزد (تمہاری) خدمت پر لگا رکھا ہے۔ ہر ایک، ایک مقررہ وقت تک چل رہا ہے۔ وہی (خدائے برتر اس تمام کائنات کا) انتظام کر رہا ہے اور وہ شریعت کو کھول کر تفصیل سے بیان کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب سے ملنے کا یقین رکھو۔

وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا ۖ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٣﴾

۳۔ وہی ہے جس نے زمین کو (ایک دوسرے جرم سے) کھینچ کر نکالا ہے اور اس میں مضبوط پہاڑ بنائے ہیں اور دریا (بہائے ہیں) اور اس میں ہر قسم کے پھلوں میں سے دو دو زوج (۔نر و مادہ) بنائے ہیں، وہ رات کو دن پر طاری کرتا ہے۔اس میں ان لوگوں کیلئے نشانات ہیں جو قوت فکر سے کام لیتے ہیں۔

وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَىٰ بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٤﴾

۴۔ زمین میں پاس پاس کئی قطعے پائے جاتے ہیں اور انگوروں کے تاکستان ہیں اور (مختلف قسم کی) کھیتی ہے اور کھجور کے درخت ہیں۔ایک ہی جڑ سے کئی کئی (تنے) نکلے ہوئے اور الگ الگ جڑوں سے نکلے ہوئے سب ایک ہی پانی سے سیراب ہوتے ہیں، پھر بھی ہم اُن میں سے ایک کو دوسرے پر مزے اور پھل کے لحاظ سے برتری دیتے ہیں،اس میں اُن لوگوں کیلئے (اللہ کی معرفت کے واسطے) علامات ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

وَإِن تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ ۖ

۵۔(اے مخاطب!) اگر تم تعجب کرو (تو وہ بجا ہے) کیونکہ فی الواقع ان (منکروں) کا یہ کہنا تعجب ہی کی بات ہے کہ کیا جب ہم (مر کر) مٹی ہو گئے تو پھر بھی ایک نئے جنم میں آئیں گے۔یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کا انکار کر دیا ہے اور یہی وہ

وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٥﴾

لوگ ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور یہی آگ میں جانے والے، اُس میں رہ پڑنے والے ہوں گے۔

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ ۗ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ ۖ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٦﴾

٦۔ یہ تم سے سکھ سے پہلے دکھ کو جلد تر طلب کر رہے ہیں حالانکہ ان سے پہلے (دنیا میں) عبرت ناک عذاب آچکے ہیں اور تمہارا رب لوگوں کی اُن کے ظلم کے باوجود حفاظت کرنیوالا ہے۔اور (اسی طرح) تمہارا رب سخت سزا دینے والا بھی ہے۔

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۗ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿٧﴾

٧۔ جن لوگوں نے کفر کا ارتکاب کیا ہے وہ کہتے ہیں: اس (رسول) پر اُس کے رب کی طرف سے کوئی (ہلاکت کا) نشان کیوں نہیں اُتارا گیا، حالانکہ تم تو صرف متنبہ کرنیوالے (رسول) اور ہر ایک قوم کیلئے راہنما ہو۔

ع 1 7 7

اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ﴿٨﴾

٨۔اللہ ہی جانتا ہے جو ہر مادہ حمل میں لیے ہوتی ہے اور جسے رحم تکمیل کو نہیں پہنچاتے اور جسے وہ ترقی دیتے ہیں اور ہر چیز اس (خدائے برتر) کے ہاں ایک مقررہ اندازے پر ہے۔

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ﴿٩﴾

٩۔وہ (ماضی حال مستقبل کی) چھپی اور کھلی باتوں کا جاننے والا، سب سے بڑھ کر عظمت والا اور بہت بلند شان والا ہے۔

سَوَاءٌ مِنۡكُمۡ مَنۡ أَسَرَّ الۡقَوۡلَ وَمَنۡ جَهَرَ بِهِ وَمَنۡ هُوَ مُسۡتَخۡفٍ بِاللَّيۡلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ﴿١٠﴾

١٠۔ (اُس کے علم میں) تم سب یکساں ہو، وہ بھی جو آہستہ اور چھپا کر بات کرتا ہے اور جو اُسے بلند آواز سے پکار کر کہتا ہے اور وہ بھی جو رات کو مخفی ہو یا دن میں سارِب (۔ظاہر) ہو۔

لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنۡ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهِ يَحۡفَظُونَهُ مِنۡ أَمۡرِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنۡفُسِهِمۡ ۗ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوۡمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ ۚ وَمَا لَهُمۡ مِنۡ دُونِهِ مِنۡ وَالٍ ﴿١١﴾

١١۔ اس (رسول) کیلئے اس کے آگے اور اس کے پیچھے آنے والی (ملائکہ کی) جماعتیں ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کر رہی ہیں۔اللہ کبھی بھی کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ اُس کے افراد (پہلے) خود اپنی اندرونی حالت نہ بدل لیں، اور جب اللہ کسی قوم کے متعلق (اُن کے جرم کے بعد) سزا کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اُس (سزا) کا ٹلنا ممکن نہیں اور (اُس وقت) اس (خدائے برتر) کے علاوہ اُن کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوتا۔

هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الۡبَرۡقَ خَوۡفًا وَطَمَعًا وَيُنۡشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿١٢﴾

١٢۔ وہی (خالقِ برتر) ہے جو تمہیں بجلی کی چمک دکھاتا ہے جس سے (تمہیں) اندیشے بھی لاحق ہوتے ہیں اور اُمیدیں بھی بندھتی ہیں اور وہ (پانی سے لدے ہوئے) بھاری بادل پیدا کرتا ہے۔

وَيُسَبِّحُ الرَّعۡدُ بِحَمۡدِهِ وَالۡمَلَائِكَةُ مِنۡ خِيفَتِهِ وَيُرۡسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنۡ يَشَاءُ وَهُمۡ

١٣۔ اور گرج اس (خالق برتر) کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکیزگی کا بھی اظہار کرتی ہے اور ملائکہ بھی اس سے خوف کی وجہ سے (سرگرم ستائش) ہیں۔ اور وہ گرنے والی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جنہیں

يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ ﴿١٣﴾

چاہتا ہے اُن کی زد میں لے آتا ہے اور یہ ہیں کہ اللہ کے متعلق جھگڑ رہے ہیں حالانکہ وہ سخت گرفت کرنے والا ہے۔

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ ۚ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿١٤﴾

۱۴۔ اسی کو پکارنا درست ہے اور جنہیں وہ اس کے علاوہ پکارتے ہیں وہ اُنہیں کوئی جواب بھی نہیں دیتے ، مگر (یہ مشرک) اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلانے والے کی طرح ہیں تاکہ وہ (پانی) اس کے منہ تک پہنچ جائے، حالانکہ وہ اُس تک کبھی بھی نہیں پہنچے گا اور کافروں کی چیخ و پکار رائیگاں ہی جائے گی۔

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَالُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ﴿١٥﴾ ۩ السجدۃ 2

۱۵۔ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں اور ان کے سائے بھی (۔ متبع اور حکمران) چار و ناچار صبح و شام اللہ ہی کی فرمانبرداری کرتے ہیں (اور اُسی کے قانون قدرت کے ماتحت ہیں)۔

قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللَّهُ ۚ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ ۗ أَمْ

۱۶۔ اُن سے دریافت کرو: کون آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ کہہ دیجئے: اللہ، کیا پھر بھی تم نے اُس کے علاوہ اور مددگار تجویز کر رکھے ہیں جو خود اپنے لیے بھی کسی نہ فائدہ (کے حاصل کرنے) کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ نقصان کے دور کرنے کا۔ کہہ دیجئے: کیا اندھا اور بینا برابر ہوا کرتا ہے۔ یا کیا ظلمتیں اور اُجالا یکساں ہوتا ہے، یا کیا اُنہوں نے

جَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلۡقِهِ فَتَشَابَهَ الۡخَلۡقُ عَلَيۡهِمۡ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيۡءٍ وَهُوَ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ ﴿١٦﴾

اللہ کے کچھ ایسے شریک بنا رکھے ہیں جنہوں نے اُس کی مخلوق جیسی کوئی مخلوق پیدا کی ہے جس کی وجہ سے ان پر تخلیق کا معاملہ مشتبہہ ہو گیا ہے۔ کہہ دیجئے: اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے، وہ ایک ہے (اور) سب پر غالب ہے۔

أَنۡزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتۡ أَوۡدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحۡتَمَلَ السَّيۡلُ زَبَدًا رَابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيۡهِ فِي النَّارِ ابۡتِغَاءَ حِلۡيَةٍ أَوۡ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِثۡلُهُ ؕ كَذٰلِكَ يَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡحَقَّ وَالۡبَاطِلَ ؕ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذۡهَبُ جُفَاءً ۚ وَأَمَّا مَا يَنۡفَعُ النَّاسَ فَيَمۡكُثُ فِي الۡأَرۡضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡأَمۡثَالَ ﴿١٧﴾

۱۷۔ اُسی نے بادل سے کچھ پانی برسایا ہے اُس سے اپنے اپنے اندازے اور ظرف کے مطابق وادیاں بہہ نکلیں، پھر اُس سیلاب نے اوپر آ جانے والا جھاگ اٹھالیا۔ اور اسی طرح کا جھاگ اُس (دھات وغیرہ) سے بھی اُٹھتا ہے جسے لوگ زیور یا کچھ اور ضرورت کی چیز بنانے کیلئے آگ پر تپاتے ہیں، اسی طرح اللہ حق و باطل (کی مثال) بیان کرتا ہے، سو جھاگ تو رائیگاں جاتا ہے اور جو چیز لوگوں کو فائدہ دیتی ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے۔ اسی طرح اللہ اعلیٰ درجے کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

ؕ لِلَّذِينَ اسۡتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الۡحُسۡنَىٰ وَالَّذِينَ لَمۡ يَسۡتَجِيبُوا لَهُ لَوۡ أَنَّ لَهُمۡ مَا فِي الۡأَرۡضِ جَمِيعًا وَمِثۡلَهُ مَعَهُ لَافۡتَدَوۡا بِهِ ؕ أُولٰئِكَ لَهُمۡ سُوءُ

۱۸۔ جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم قبول کیا اُن کیلئے سر تا پا بہتری ہے اور جنہوں نے اُس کا حکم قبول نہیں کیا اگر اُن کا وہ سب کچھ بھی ہو جو زمین میں ہے اور اُس کے برابر اور بھی تو یہ لوگ اپنی نجات کیلئے وہ سب کچھ دے دیں؛ یہی لوگ ہیں

الْحِسَابِ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٨﴾ ع 2 11 8

جن سے سختی کے ساتھ حساب لیا جائیگا، ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت ہی بُری جگہ ہے۔

أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٩﴾

۱۹۔ کیا جو شخص جانتا ہے کہ جو (کلام) تمہارے رب کی طرف سے بھیجا گیا ہے وہ ایک مکمل صداقت ہے وہ اُس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو نابینا ہے، (نہیں کیونکہ) پاکیزہ اور اعلیٰ درجے کی عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ ﴿٢٠﴾

۲۰۔ جو لوگ اللہ کے ساتھ کیا ہوا عہد پورا کرتے رہتے ہیں اور اُس پختہ عہد کو توڑ نہیں ڈالتے،

وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ﴿٢١﴾

۲۱۔ جو اُن تعلقات کو قائم رکھتے ہیں جن کے قائم رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے، اپنے رب کی خشیت رکھتے ہیں اور حساب کی سختی کا انہیں خوف ہے۔

وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾

۲۲۔ اور جو اپنے رب کی رضا کی طلب میں ہمیشہ صبر کرتے ہیں (۔ برائیوں سے بچتے اور نیکیوں پر قائم رہتے ہیں)، اُنہوں نے نماز کو قائم رکھا ہے اور جو کچھ بھی ہم نے اُنہیں دیا ہے اُس میں سے چھپا کر اور ظاہر طور پر خرچ کیا ہے اور جو بُرائیوں کو بھلائی کے ذریعے دور کرتے رہتے ہیں اُنہی کیلئے اس دنیا کے گھر کا اچھا انجام (مقدر) ہے۔

جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَدۡخُلُوۡنَهَا وَمَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَأَزۡوَاجِهِمۡ وَذُرِّيّٰتِهِمۡ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ يَدۡخُلُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ كُلِّ بَابٍ ﴿٢٣﴾

۲۳۔ ہمیشہ اقامت کی جنتیں جس میں وہ خود بھی اور وہ بھی جائیں گے جن میں اُن کے باپ دادا، بیویوں اور نسلوں میں سے (وہاں جانے کی) صلاحیت ہوگی اور ملائکہ ہر دروازے سے اُن کے پاس آئیں گے۔

سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَى الدَّارِ ﴿٢٤﴾

۲۴۔ (اور کہیں گے) تم پر ہمیشہ سلامتی رہے کیونکہ تم نے صبر کیا (۔ نیکیوں پر قائم اور بُرائیوں سے بچتے رہے)۔ آخرت کا گھر کیا ہی اچھا ہے (جو تمہارے حصے میں آیا)۔

وَالَّذِيۡنَ يَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَ اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مِيۡثَاقِهٖ وَيَقۡطَعُوۡنَ مَآ أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ أَنۡ يُّوۡصَلَ وَيُفۡسِدُوۡنَ فِي الۡأَرۡضِ أُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعۡنَةُ وَلَهُمۡ سُوۡءُ الدَّارِ ﴿٢٥﴾

۲۵۔ (اس کے مقابلے میں) جو لوگ اللہ کے (ساتھ کیے ہوئے) اقرار کو اُسے مضبوط کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جن تعلقات کے قائم رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اُنہیں کاٹ دیتے ہیں اور ملک میں فساد برپا کرتے ہیں۔ تو یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے اللہ کی رحمت سے دُوری اور جن کیلئے (اس) گھر کی بُرائی (مقدر) ہے۔

اَللّٰهُ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ وَفَرِحُوۡا بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا فِي الۡاٰخِرَةِ إِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾

ع 3 8 9

۲۶۔ اللہ جس کا چاہتا ہے رزق فراخ کرتا ہے اور (جس کا چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ لوگ اس دنیا کی زندگی پر خوش ہو جاتے ہیں حالانکہ دنیا کی یہ زندگی آخرت کے مقابلے میں محض تھوڑا سا اور عارضی سامان ہے۔

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوۡلَآ أُنزِلَ عَلَيۡهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِۦ ۗ قُلۡ إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَآءُ وَيَهۡدِيٓ إِلَيۡهِ مَنۡ أَنَابَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ جن لوگوں نے کفر کا ارتکاب کیا ہے، وہ کہتے ہیں: اس (نبی) کو اُس کے رب کی طرف سے (اپنے دشمنوں کی ہلاکت کا) نشان کیوں نہیں دیا جاتا۔ کہہ دیجئے: جو (گمراہ ہونا) چاہتا ہے اللہ اُسے گمراہ ہونے دیتا ہے اور جو (اُس کی طرف) رجوع کرتا ہے اُسے اپنی طرف بڑھنے کا راستہ دکھاتا ہے۔

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطۡمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكۡرِ اللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكۡرِ اللَّهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوبُ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ (اُس کی طرف رجوع کرنیوالے وہ لوگ ہوتے ہیں) جو ایمان لاتے ہیں اور اُن کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو گئے، دیکھو اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پایا کرتے ہیں۔

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمۡ وَحُسۡنُ مَآبٍ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے اس کے مناسب حال نیک عمل کیے اُن کی (اس دُنیا میں بھی) قابل رشک حالت ہے اور (آخرت میں بھی اُن کیلئے) اچھا ٹھکانا (مقدر) ہے۔

كَذَٰلِكَ أَرۡسَلۡنَاكَ فِيٓ أُمَّةٍ قَدۡ خَلَتۡ مِن قَبۡلِهَآ أُمَمٌ لِّتَتۡلُوَاْ عَلَيۡهِمُ الَّذِيٓ أَوۡحَيۡنَآ إِلَيۡكَ وَهُمۡ يَكۡفُرُونَ بِالرَّحۡمَٰنِ ۚ قُلۡ هُوَ رَبِّي لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَإِلَيۡهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾

۳۰۔اسی غرض سے (اے رسولؐ!) ہم نے تمہیں ایک ایسی قوم میں بھیجا ہے جس سے پہلے کئی قومیں گزر چکی ہیں تاکہ جو (کلام) ہم نے تمہاری طرف بذریعہ وحی بھیجا ہے تم انہیں اس وجہ سے سناؤ۔ وہ (خدائے) رحمان (کی رحمت) کا انکار کر رہے ہیں، کہہ دیجئے: یہی میرا رب ہے۔اس کے سوا کوئی

معبود نہیں، اسی پر میں نے توکل کیا ہے اور اسی کی طرف میرا کامل رجوع ہے۔

وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَىٰ ۗ بَل لِّلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا ۗ أَفَلَمْ يَيْأَسِ الَّذِينَ آمَنُوا أَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا ۗ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴿٣١﴾

۳۱۔ اگر کوئی قرآن ایسا ہے جس کے ذریعے پہاڑ (اپنی جگہ سے ہٹا کر) دور کر دیئے جائیں یا اُس کے ذریعے زمین اچھی طرح کاٹ دی جائے یا اُس کے ذریعے مردے باتیں کرنے لگیں (تو وہ یہی قران ہے)، کیونکہ ہر بات اللہ کے اختیار میں ہے، جو لوگ ایمان لا چکے ہیں کیا اُنہیں (ابھی تک) معلوم نہیں ہوا کہ اگر اللہ چاہتا تو (جبر سے کام لے کر) سبھی لوگوں کو ہدایت دے دیتا۔ (لیکن وہ اُن کی استعداد و عمل کو ظاہر کرنا چاہتا ہے) تاہم جن لوگوں نے کفر کا ارتکاب کیا ہے۔ اُنہیں پاداش عمل میں کوئی نہ کوئی مصیبت پہنچتی رہے گی اور چھوٹے چھوٹے فوجی دستے آتے رہیں گے تاآنکہ (اے رسولؐ) تم اُن کے شہر (۔مکہ) کے قریب آ اُترو گے اور (فتح مکہ کے متعلق اللہ کا وعدہ پورا ہو جائے گا) اللہ (اپنے) اس وعدے کے خلاف ہرگز نہیں کرے گا۔

ع 4 5 10

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ

۳۲۔ تم سے پہلے بھی رسولوں کو حقیر قرار دیا جاتا رہا ہے۔ سو جن لوگوں نے کفر کا ارتکاب کیا ہے

أَخَذۡتُهُمۡ ۖ فَكَيۡفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٣٢﴾

(پہلے تو) میں نے اُنہیں مہلت دی پھر اُنہیں پکڑا، تم (دیکھ لو!) میری دی ہوئی سزا کیسی تھی۔

أَفَمَنۡ هُوَ قَآئِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفۡسِۭ بِمَا كَسَبَتۡ ۗ وَجَعَلُواْ لِلَّهِ شُرَكَآءَ قُلۡ سَمُّوهُمۡ ۚ أَمۡ تُنَبِّـُٔونَهُۥ بِمَا لَا يَعۡلَمُ فِي ٱلۡأَرۡضِ أَم بِظَٰهِرٖ مِّنَ ٱلۡقَوۡلِ ۗ بَلۡ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُواْ مَكۡرُهُمۡ وَصُدُّواْ عَنِ ٱلسَّبِيلِ ۗ وَمَن يُضۡلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِنۡ هَادٖ ﴿٣٣﴾

۳۳۔ تو کیا وہ (خدائے بزرگ و برتر) جو ہر متنفس کے اعمال کا نگران و محافظ ہے (علم رکھنے کے باوجود اب اُنہیں باز پرس کے بغیر چھوڑ دے گا) اور اُنہوں نے تو اللہ کے شریک بھی بنا رکھے ہیں، کہہ دیجئے: اُن کی حقیقت تو بیان کرو۔ کیا تم اُسے ایسی اہم بات بتاؤ گے جو زمین میں (تو ہے لیکن) اُس (علیم وخبیر) کے علم میں نہیں (یہ کوئی عقلی دلیل نہیں رکھتی) بلکہ یہ محض ایک دکھاوے کی باطل بات ہے (اور اس کی کوئی نقلی دلیل بھی نہیں)۔ حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے کفر کا ارتکاب کیا ہے اُنہیں (شیطان کی طرف سے) اُن کا منصوبہ مزین کر کے دکھادیا گیا ہے اور وہ درست راستے سے روک دیئے گئے، ہیں جسے اللہ ہلاک کر دے اُسے کوئی راستہ دکھانے والا نہیں۔

لَّهُمۡ عَذَابٞ فِي ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا ۖ وَلَعَذَابُ ٱلۡأٓخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ مِن وَاقٖ ﴿٣٤﴾

۳۴۔ اُن کیلئے اس دنیاوی زندگی میں بھی عذاب ہے (اور آخرت میں بھی) اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے اور اُنہیں اللہ (کے اس عذاب) سے کوئی بھی بچانیوالا نہ ہوگا۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا ۚ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوْا ۖ وَعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ ﴿٣٥﴾

۳۵۔ متقیوں کو جس جنت کا وعدہ دیا گیا ہے اُس کی مثال یہ ہے کہ اُس کے نیچے سے (اسے شاداب رکھنے کے لیے) نہریں بہتی ہیں، اُس کے پھل ہمیشہ رہیں گے اور اس کا سایہ اور لطف و آرام بھی (لازوال ہے)، جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں یہ اُن کا انجام ہے اور کافروں کا انجام آگ ہے۔

وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ ۖ وَمِنَ الْأَحْزَابِ مَنْ يُنْكِرُ بَعْضَهُ ۚ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ ۚ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ ﴿٣٦﴾

۳۶۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب (الٰہی کی بصیرت) دی ہے وہ اس (قرآن) سے جو تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے خوش ہوتے ہیں، اور کچھ (مخالف) فرقے اس کی بعض (باتوں) کا انکار کرتے ہیں۔ کہہ دیجئے: مجھے تو بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں۔ اسی کی طرف میں بلاتا ہوں اور اسی کی طرف میرا بار بار رجوع ہے۔

وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَمَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ ﴿٣٧﴾

۳۷۔ اور (جس طرح پہلی کتابیں نازل کیں) اسی طرح ہم نے (قرآن مجید کی شکل میں) یہ واضح فیصلہ بھیجا ہے، اور اگر (اے مخاطب!) تم نے اس علم کے باوجود بھی جو تمہیں حاصل ہو چکا ہے اُن کی گری ہوئی خواہشوں کی پیروی کی تو اللہ (کی سزا) کے مقابلے میں تمہارا نہ کوئی مددگار ہوگا اور نہ بچانے والا (ہی ملے گا)۔

ع 5 6 11

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً ۚ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ﴿٣٨﴾

۳۸۔ تم سے پہلے بھی ہم نے بہت سے رسول بھیجے تھے اور انہیں بیویاں بھی دیں اور اولاد بھی (عطا کی) اور کسی رسول کے اختیار میں نہ تھا کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر از خود کوئی حکم لاتا اور ہر معیاد وقت کے لیے (اُس کے مناسب) ایک معین قانون ہے۔

يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ﴿٣٩﴾

۳۹۔ اللہ جو (قانون) چاہے مٹا دیتا ہے اور (جسے چاہے) قائم رکھتا ہے اور اس کے پاس ہی کتابِ قانون کی محکم اصل ہے۔

وَإِنْ مَا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿٤٠﴾

۴۰۔ جن عذابوں کا ہم اِن (کفار) سے وعدہ کر رہے ہیں تا آنکہ ہم تمہیں وفات دیں ان میں سے بعض (اِن پر واقع ہوتے ہوئے) تمہیں دکھا دیں گے اور تمہارے ذمے تو صرف (پیغام کا) پہنچا دینا ہے اور حساب لینا ہماری ذمہ داری ہے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٤١﴾

۴۱۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم (کفر کی) زمین کو اس کے اطراف سے کم کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور فیصلہ تو اللہ ہی کرتا ہے اور اُس کے فیصلے کو کبھی کوئی رد نہیں کر سکتا اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلَّهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا ۖ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ

۴۲۔ جو لوگ ان سے پہلے تھے اُنہوں نے بھی (حق کے خلاف اسی طرح) تدبیر کی تھی لیکن سب

كُلُّ نَفْسٍ ۗ وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٤٢﴾

تدبیریں کلی طور پر اللہ کے قبضے میں ہیں۔ وہ ہر متنفس کے اعمال جانتا ہے، اور کفار کو بھی عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ اس گھر کا (اچھا) انجام کس کے لیے ہے۔

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴿٤٣﴾ ع 6 6 12

۴۳۔ جن لوگوں نے کفر کا ارتکاب کیا ہے وہ کہتے ہیں: تم تو (اللہ کے) بھیجے ہوئے ہی نہیں۔ کہہ دیجئے: میرے اور تمہارے درمیان اللہ بطور گواہ کافی ہے اور ہر وہ شخص بھی جس کے پاس (الٰہی کتاب) کا علم آچکا ہے۔

(14) سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّـهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کانام لیکر جو بے حد رحمت والا، بار بار رحم کرنے والا ہے

(میں سورۃ ابراہیم پڑھنا شروع کرتا ہوں)

الٓرٰ ۚ كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ﴿١﴾

۱۔ الٓرٰ (۔میں اللہ دیکھتا ہوں)۔ (یہ ایک عظیم الشان) کتاب ہے، اسے ہم نے تمہاری طرف اس لیئے بھیجا ہے تاکہ تم سب انسانوں کو ان کے رب کے حکم سے (گمراہی کی طرح طرح کی) ظلمتوں سے نکال کر (ہدایت) کی روشنی کی طرف، اس (خدائے برتر) کے راستے کی طرف لے جاؤ جو غالب ہے، بے حد تعریف کا مستحق ہے۔

اللَّـهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿٢﴾

۲۔ (وہ غالب اور بے حد تعریف کی مستحق ہستی) اللہ (ہے)، آسمانوں اور زمین کی موجودات اُسی کی ہے اور (جس کا) انکار کرنے والوں کے لیے ایک سخت عذاب کے ذریعہ ہلاکت (مقدر) ہے۔

الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ

۳۔ جو لوگ آخرت کے مقابلے میں اس دنیا کی زندگی سے زیادہ محبت رکھتے ہیں، اللہ کے راستے سے خود رُکتے اور دوسروں کو روکتے ہیں اور اُس

اللّٰهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ أُولٰئِكَ فِي ضَلَالٍۭ بَعِيدٍ ﴿٣﴾

میں کجیاں ڈھونڈتے اور اُسے ٹیڑھا رہ کر حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ پرلے درجے کی گمراہی میں مبتلا ہیں۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٤﴾

۴۔ ہم نے ہر رسول اُس کی اپنی قوم کی زبان میں بھیجا ہے تاکہ وہ اُنہیں (ہمارا پیغام) وضاحت سے پہنچا دے، پھر جو (گمراہ رہنا) چاہتا ہے اللہ اُسے گمراہ رہنے دیتا ہے اور جو (ہدایت پانا) چاہتا ہے اُسے صحیح راستے پر لگا دیتا ہے۔ وہ پورے طور پر غالب ہے، بڑی حکمت والا ہے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ ۚ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٥﴾

۵۔ ہم نے اپنے احکام کے ساتھ موسیٰؑ کو بھی بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو (طرح طرح کی) ظلمتوں میں سے روشنی کی طرف نکال لاؤ اور انہیں اللہ کی نعمتوں اور عذاب کے دن یاد دلاؤ۔ درحقیقت اس میں ہر ایک خوب صبر کرنے والے (اور) شکر ادا کرنے والے کے لیے نشان ہیں۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ أَنْجَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ

۶۔ (اُس وقت کا تصور کرو) جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا تھا: تم اپنے پر اللہ کا وہ احسان یاد رکھو جب اُس نے تمھیں فرعونیوں سے چھڑا دیا تھا وہ تمھیں سخت تکلیفیں دیتے تھے۔ تمھارے بیٹوں کو مار ڈالتے، تمھاری عورتوں کو زندہ رکھ کر (اُن کی

وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِي ذَٰلِكُم بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿٦﴾ ع 1/6 13	حیاء دور کرتے چلے جاتے تھے)۔ اور اُس میں تمھارے رب کی طرف سے بڑا بھاری ابتلا تھا۔
وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ﴿٧﴾	۷۔(وہ وقت بھی یاد کرو) جب تمھارے رب نے تمھیں اچھی طرح بتادیا تھا: اگر تم قدردانی کروگے تو میں تمھیں اور زیادہ (نعمتیں) دوں گا اور اگر ناقدری کروگے تو (یادرکھو) میرا عذاب بھی بہت سخت ہے۔
وَقَالَ مُوسَىٰ إِن تَكْفُرُوا أَنتُمْ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٨﴾	۸۔اور موسیٰؑ نے کہا تھا: اگر تم اور وہ سب لوگ جو زمین میں (بستے) ہیں ناقدری کریں تو (اس سے اللہ کا کوئی نقصان نہیں) اللہ ہر احتیاج سے بے نیاز ہے، بے حد تعریف کا مستحق ہے۔
أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿٩﴾ الثلثة	۹۔جو لوگ تم سے پہلے تھے، نوحؑ کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو ان کے علاوہ تھیں اور جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کیا اُن کے اہم حالات تمھارے پاس نہیں پہنچے۔اُن کے رسول اُن کے پاس واضح دلائل لیکر آئے تھے تو اُنہوں نے (شدّتِ غیض و غضب سے) بہ تکرار اپنے ہاتھ اپنے مونہوں پر رکھے اور کہا: جس (وحی) کے ساتھ تمھیں بھیجا گیا ہے اُس کا ہم انکار کرچکے ہیں اور جس بات کی

طرف تم ہمیں بلاتے ہو اُس کے متعلق ہم ایک بے چین کر دینے والے شک میں مبتلا ہیں۔

قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۚ قَالُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا تُرِيدُونَ أَنْ تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿١٠﴾

۱۰۔اُن کے رسولوں نے کہا، کیا اللہ کے متعلق کوئی شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا کسی نمونے کے بغیر پیدا کرنیوالا ہے۔وہ تمھیں اس لیے بلا رہا ہے کہ تمھارے گناہوں سے تمھاری حفاظت کرے اور ایک مقررہ وقت تک تمھیں مہلت دے۔ (اُن کے مخاطبوں نے) کہا: تم بھی تو ہمارے ہی جیسے انسان ہو اور تمھارا ارادہ یہ ہے کہ ہمارے باپ دادا جن کی پرستش کرتے تھے ان سے ہمیں پوری طرح روک دو۔ (بہر حال) ہمارے پاس صریح غلبے کی کوئی دلیل لاؤ۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَمَا كَانَ لَنَا أَنْ نَأْتِيَكُمْ بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾

۱۱۔اُن کے رسولوں نے اُن سے کہا: اس میں کیا شک ہے کہ ہم تمھارے ہی جیسے انسان ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جو (اس کا قرب حاصل کرنا) چاہتا ہے اُس پر (وحی ورسالت کا) انعام کرتا ہے اور یہ ہمارے اختیار میں نہیں کہ اللہ کے حکم کے بغیر ہم تمھارے پاس غلبے کی بات لائیں، (اللہ ہی پر ہمارا توکل ہے) اور مومنوں کو اللہ پر توکل کرنا چاہیئے۔

وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا ۚ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ مَا آذَيْتُمُونَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿١٢﴾

ع 2 6 14

۱۲۔ اللہ پر ہم کیوں توکل نہ کریں۔ حالانکہ ہماری (زندگی کی) راہوں میں اُس نے ہماری راہبری کی ہے۔ ہم ان تکلیفوں پر ضرور صبر کریں گے جو تم نے ہمیں دے رکھی ہیں اور توکّل کرنے والوں کو اللہ ہی پر توکّل کرنا چاہیئے۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۖ فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ ﴿١٣﴾

۱۳۔ جن لوگوں نے کفر کا ارتکاب کیا تھا اُنہوں نے اپنے اپنے رسولوں سے کہا: ہم تمھیں اپنے ملک سے نکال باہر کریں گے تاآنکہ تم ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ۔ اس پر اُن کے رب نے اُن کی طرف وحی کی کہ ہم ان ظالموں کو یقیناً ہلاک کر دیں گے۔

وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ ﴿١٤﴾

۱۴۔ اور ان کے بعد تمھیں زمین پر آباد کریں گے۔ جو میرے مرتبے اور منزلت سے ڈرتا ہے اور میرے عذاب کے وعدہ سے خوف کھاتا ہے یہ (وعدہ) ہر اُس شخص کے لئے ہے۔

وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ﴿١٥﴾

۱۵۔ اور اُنہوں نے (۔رسولوں اور کفار نے) فیصلہ چاہا اور فیصلہ یہ ہوا کہ ہر متکبر (اور) حق کا دشمن نامراد ہوا۔

مِنْ وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ ﴿١٦﴾

۱۶۔ اور اُس کے آگے جہنم ہے اور اُسے کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔

يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِن وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ ﴿١٧﴾

۱۷۔ وہ اُسے گھونٹ گھونٹ پیئے گا اور آسانی کے ساتھ گلے سے نہیں اتار سکے گا۔ ہر جگہ (اور ہر طرف) سے اُس پر موت آرہی ہو گی اور وہ مرنے بھی نہ پائے گا اور اس کے علاوہ اور سخت عذاب موجود ہو گا۔

مَّثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ۖ لَّا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ﴿١٨﴾

۱۸۔ جن لوگوں نے اپنے رب (کی نعمتوں) کا انکار کیا ہے اُن کی حالت یہ ہے کہ اُن کے اعمال اُس راکھ کی طرح ہیں جسے تیز و تند آندھی والے دن ہوا تیزی سے (اُڑا) لے گئی ہو۔ وہ اپنے کیے کا کچھ بھی (پھل) نہ پا سکیں گے، (یہی) ایسی پرلے درجہ کی گم گشتگی ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿١٩﴾

۱۹۔ (اے مخاطب!) کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق و حکمت سے پیدا کیا ہے؛ اگر وہ چاہے گا تو تمھیں لے جائیگا اور (تمھاری جگہ) ایک نئی مخلوق لے آئے گا۔

وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿٢٠﴾

۲۰۔ اور یہ اللہ کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں۔

وَبَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعًا فَقَالَ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا مِنْ

۲۱۔ اور (دیکھو قیامت کے دن) سب لوگ اللہ کے حضور کھل کر نکل کھڑے ہوئے اور کمزوروں نے اُن لوگوں سے جو (دنیا میں) بڑے بنے ہوئے تھے کہا: ہم تو تمھارے پیرو تھے تو کیا (آج) تم اللہ

عَذَابِ اللّٰهِ مِنۡ شَيۡءٍ ۚ قَالُوا لَوۡ هَدٰنَا اللّٰهُ لَهَدَيۡنٰكُمۡ ؕ سَوَاءٌ عَلَيۡنَا أَجَزِعۡنَا أَمۡ صَبَرۡنَا مَا لَنَا مِنۡ مَّحِيصٍ ﴿٢١﴾

کا دیا ہوا عذاب ہم سے کچھ بھی دور کر سکتے ہو۔ اُنہوں نے کہا: اگر اللہ نے ہمیں نجات کی کوئی راہ دکھائی ہوتی تو ہم بھی تمھاری راہبری کر دیتے۔ اب تو ہمارا واویلا کرنا یا صبر سے کام لینا برابر ہے، (آج) ہمارے لیے گریز اور بچاؤ کی کوئی صورت نہیں۔

ع 3 9 15

وَقَالَ الشَّيۡطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الۡأَمۡرُ إِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمۡ وَعۡدَ الۡحَقِّ وَوَعَدۡتُّكُمۡ فَأَخۡلَفۡتُكُمۡ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍ إِلَّا أَنۡ دَعَوۡتُكُمۡ فَاسۡتَجَبۡتُمۡ لِي ۚ فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنۡفُسَكُمۡ ؕ مَا أَنَا بِمُصۡرِخِكُمۡ وَمَا أَنۡتُمۡ بِمُصۡرِخِيَّ ؕ إِنِّي كَفَرۡتُ بِمَا أَشۡرَكۡتُمُونِ مِنۡ قَبۡلُ ؕ إِنَّ الظّٰلِمِينَ لَهُمۡ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٢﴾

۲۲۔ اور (دیکھو!) جب تمام معاملے کا فیصلہ کر دیا گیا تو شیطان نے کہا: حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے تم سے وعدہ کیا تھا پورا ہونے والا وعدہ اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا تو تم سے وعدہ خلافی کی اور میرا تم پر کوئی زور تو تھا نہیں، ہاں (اتنی بات ہے کہ) میں نے تمھیں بلایا اور تم نے میری بات مان لی۔ اس لیے اب مجھے ملامت نہ کرو بلکہ خود اپنے آپ پر ملامت کرو، نہ تو میں تمھارا فریادرس ہوں اور نہ تم ہی میرے فریادرس ہو۔ تم نے جو مجھے (عملاً) اللہ کا شریک بنا رکھا تھا میں تو پہلے ہی سے اس بات کا انکار کر چکا ہوں، (یہ ظلم ہے اور) ظالموں کے لیے یقیناً دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

وَأُدۡخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِي مِنۡ تَحۡتِهَا

۲۳۔ اور (دیکھو!) جو لوگ ایمان لائے تھے اور اُنھوں نے اُس کے مناسب اعمال کیے تھے وہ ایسے باغوں میں لے جائے گئے جن کے نیچے سے (اُنہیں

الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۖ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ ﴿٢٣﴾

شاداب رکھنے کے لیے) نہریں بہہ رہی ہیں۔ اپنے رب کے حکم سے وہ اُس میں رہ پڑنے والے ہوں گے اُن میں اُن کی دعائے ملاقات سلام ہو گی۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ﴿٢٤﴾

۲۴۔ (اے مخاطب!) کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ نے کس طرح اپنے کلام طیّبہ کی مثال بیان کی ہے۔ یہ ایک اچھے پاکیزہ درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوط ہے اور جس کی (ہر ایک) شاخ آسمان میں پھیلی ہوئی ہے۔

تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٥﴾

۲۵۔ وہ (درخت) ہر وقت اپنے رب کے حکم سے اپنا پھل دیتا ہی رہتا ہے۔ اللہ لوگوں کے لیے اعلیٰ درجے کی مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿٢٦﴾

۲۶۔ اور ناپاک کلام کی حالت اُس بُرے درخت کی طرح ہے جو زمین کے اوپر ہی سے (کھوکھلا ہے اس لیے آسانی سے) اکھاڑ پھینکا جائے اور جسے کوئی بھی استحکام حاصل نہ ہو۔

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ﴿٢٧﴾ ع 4/6/14

۲۷۔ جو لوگ ایمان لاچکے ہیں اُنہیں اللہ اس قائم رہنے والی بات کے ذریعہ اس دنیاوی زندگی میں بھی ثبات بخشتا ہے اور آخرت میں بھی (بخشے گا)، اللہ ظالموں کو ہلاک کرتا ہے، اور اللہ اپنی منشاء کے مطابق کرتا ہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿٢٨﴾

٢٨۔ کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے ناقدری کی وجہ سے اللہ کی نعمت کو اپنے سے دور کر دیا اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں جا اُتارا۔

جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٢٩﴾

٢٩۔ جہنم میں، وہ اس میں جائیں گے اور وہ ٹھہرنے کی بہت ہی بری جگہ ہے۔

وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا لِيُضِلُّوا عَن سَبِيلِهِ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ ﴿٣٠﴾

٣٠۔ اُنھوں نے اللہ کے ہمسر بنائے تا (لوگوں کو) اُس کے راستے سے بھٹکائیں۔ کہہ دیجیے: عارضی فائدہ اٹھالو، آخر کار تمھیں آگ ہی کی طرف جانا ہوگا۔

قُل لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ﴿٣١﴾

٣١۔ میرے اُن بندوں سے جو ایمان لا چکے ہیں کہہ دیجیے: وہ اُس دن کے آنے سے پہلے جس میں (نجات کے لیے) نہ لین دین ہوگا اور نہ گہری دوستی (ہی کام آئے گی)، نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے اُنھیں دیا ہے اس میں پوشیدہ اور ظاہر خرچ کیا کریں۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ

٣٢۔ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور بادل سے پانی برسایا پھر اُس کے ذریعہ تمھاری رزق رسانی کے لیے (طرح طرح کے) پھل پیدا کیے اور کشتیاں تمھاری خدمت میں

لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ ﴿٣٢﴾

لگائیں کہ وہ سمندر میں اُس کے حکم سے چلیں اور دریا بھی تمھاری خدمت پر لگائے،

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿٣٣﴾

۳۳۔ اور سورج اور چاند جو ایک قانون کے مطابق چل رہے ہیں تمھاری خدمت پر لگائے اور رات اور دن کو بھی تمھاری خدمت پر لگایا۔

وَآتَاكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ الْإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ﴿٣٤﴾

۳۴۔ اور جو کچھ بھی تم نے (اپنی فطرت کے تقاضے سے) اُس سے مانگا اُس نے (اپنی حکمت اور مصلحت سے) تمہیں دیا۔ اگر اللہ کے احسان گننے لگو تو اُن کا شمار (اور حد بست) نہیں کر سکو گے، حقیقت یہ ہے کہ انسان بہت ظالم اور ناقدر دان ہے۔

ع 5 7 17

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ ﴿٣٥﴾

۳۵۔ (اُس وقت کا تصور کرو) جب ابراہیمؑ نے کہا تھا میرے رب! اس (ہونیوالے) شہر (مکہّ) کو پُرامن بنائیو۔ اور مجھے اور میری اولاد کو اس سے بچائیو کہ ہم بُتوں کی پرستش کرنے لگیں۔

رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٦﴾

۳۶۔ میرے رب! اُنہوں نے تو بہت سے لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کر دیا ہے (اور وہ اُن کی وجہ سے بھٹک گئے ہیں) سو جس نے میری پیروی کی (اور شرک سے مجتنب رہا) وہ تو مجھ سے تعلق رکھتا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی (اور شرک میں پھنس گیا) تو (میں تو صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ:) آپ

بہت ہی حفاظت کرنیوالے، بار بار رحم کرنے والے ہیں۔

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ﴿٣٧﴾

۳۷۔ ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد آپکے اس محترم گھر کے پاس اس بے آب و گیاہ وادی (۔مکہ) میں لابسائی ہے۔ ہمارے رب تاکہ وہ (آپکی) عبادت بجالائیں، سو آپ ایسا کریں کہ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہوجائیں اور اُنہیں پھلوں کا رزق عطا فرمائیں تاکہ وہ شکر کرتے رہیں۔

رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ ۗ وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِن شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ﴿٣٨﴾

۳۸۔ ہمارے رب! جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں آپ جانتے ہیں، اللہ سے کوئی بھی چیز نہ زمین میں چھپی رہتی ہے اور نہ آسمان میں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ۚ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿٣٩﴾

۳۹۔ ہر طرح کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جس نے مجھے بڑھاپے کے باوجود اسماعیلؑ اور اسحٰقؑ (دو فرزند) عطا فرمائے۔ میرے رب آپ دعا کے سننے (اور قبول کرنے) والے ہیں۔

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ﴿٤٠﴾

۴۰۔ میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو عبادت گزار بنائیں۔ ہمارے رب! (ہم پر فضل فرمائیں) اور میری دعا قبول فرمالیں۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ﴿٤١﴾

ع 6 7 18

۴۱۔ ہمارے رب! جس دن (اعمال کا) حساب لیا جائے گا میری، میرے والدین کی اور تمام مومنوں کی حفاظت فرمانا۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ ۚ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ﴿٤٢﴾

۴۲۔ (اے مخاطب! مکہ کے) یہ ظالم جو کچھ کر رہے ہیں اس سے اللہ کو ہر گز غافل نہ سمجھ۔ وہ اُنہیں صرف اُسی وقت تک مہلت دے رہا ہے جب (دہشت سے انکی) آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔

مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۖ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ﴿٤٣﴾

۴۳۔ وہ اپنے سر اٹھائے ہوئے حیران سراسیمہ بھاگے جا رہے ہوں گے، وہ آنکھ نہ جھپک سکیں گے اور اُن کے دل (عقل و جرأت سے) خالی ہوں گے۔

وَأَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مِنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِنْ زَوَالٍ﴿٤٤﴾

۴۴۔اور تم لوگوں کو اُس دن کے متعلق متنبہ کر دو جب ان پر وہ عذاب آئے گا (جس کا اُنہیں وعدہ دیا جا رہا ہے) اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے وہ کہیں گے: ہمارے رب! تھوڑے سے وقت کی ہمیں مہلت دے دیں ہم آپکی دعوت قبول کریں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے۔ (انہیں جواب دیا جائے گا) کیا تم نے (اب سے) پہلے (شرارت،

حماقت اور تکبر سے بہت) قسمیں کھا کھا کر نہیں کہا تھا کہ ہم پر کسی طرح کا زوال نہیں (آئے گا؛)

وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ﴿٤٥﴾

۴۵۔ حالانکہ تم اُنہی لوگوں کی بستیوں میں بستے تھے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور تم پر اچھی طرح کھل چکا تھا کہ ہم نے اُن کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا اور ہم تمام باتیں تمھارے لیے کھول کر بیان کر چکے تھے۔

وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِندَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿٤٦﴾

۴۶۔ اُنہوں نے اپنی تدبیر کر دیکھی اور اُن کی تدبیر ایسی تھی کہ اُس سے پہاڑ بھی ٹل جائیں مگر اُن کی ہر تدبیر اللہ کے اختیار میں ہے (کہ پوری ہونے دے یا ناکام کر دے)۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ﴿٤٧﴾

۴۷۔ پس (اے مخاطب!) تم اللہ کو اپنے رسولوں سے اپنے وعدہ کی خلاف ورزی کرنے والا نہ سمجھو۔ اللہ یقیناً سب پر غالب ہے، (جرائم کی) سزا دینے والا ہے۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ ۖ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿٤٨﴾

۴۸۔ (اُس دن کا تصور کرو) جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور یہ آسمان بھی (تبدیل ہو جائے گا) اور یہ سب لوگ اللہ کے سامنے بے نقاب کھڑے ہوں گے جو اکیلا ہے، سب پر غالب ہے۔

وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿٤٩﴾

۴۹۔ اور تم اُس دن اُن مجرموں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے۔

سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ ﴿٥٠﴾

۵۰۔اُن کے کرتے تارکول (اور دھوئیں کی سیاہی) کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں پر چھائے جارہی ہوگی۔

لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٥١﴾

۵۱۔ (یہ اس لیے ہوگا) تا اللہ ہر متنفس کو اُس کے کیے کا بدلہ دے۔ اللہ یقیناً جلد حساب لینے والا ہے۔

هَٰذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٥٢﴾

ع 7 11 19

۵۲۔ یہ (قرآن مجید) سب انسانوں کے لیے ایک پیغام ہے جو اُن کی ضروریات کے لیے کافی ہے اور (اس کا یہ بھی مقصد ہے) تا اُنہیں اس کے ذریعے متنبہ کیا جائے اور تا اُنہیں معلوم ہو جائے کہ وہ (خدائے برتر) صرف ایک ہی معبود ہے اور تا پاکیزہ عقل والے نصیحت حاصل کریں۔

(15) سُوۡرَةُ الۡحِجۡرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰـهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کانام لیکر جو بے حد رحمت والا، بار بار رحم کرنے والا ہے

(میں سورۃ الحجر پڑھنا شروع کرتا/کرتی ہوں)

الٓرٰ ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُّبِينٍ ﴿١﴾

۱۔ الٓرٰ (۔میں اللہ دیکھتا ہوں،) یہ ایک کامل کتاب اور (اپنے مطالب) کھول کر بیان کردینے والے اور خود واضح پُر عظمت قرآن کی آیات ہیں۔